کا مذاق اڑایا گیا ہے، صدر یحییٰ خان صاحب کے دل میں ملک و ملت کی بھلائی اور دینی اقدار کے تحفظ کا جذبہ موجزن ہے، تو چاہئے کہ اولین فرصت میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان قوانین کو واپس لے لیا جائے جسے نہ تو عوام کے نمائندہ کسی اسمبلی نے تسلیم کیا نہ خواصِ امت علماء اسلام نے، پھر کیا وجہ ہے کہ عہد ایوبی کے آئین کے منسوخ ہونے کے باوجود یہ غیر اسلامی قوانین نافذ العمل رہیں، ہمارا ایمان ہے کہ کتاب و سنت میں مداخلت اور ان میں تحریف کا لازمی نتیجہ خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے، اور جب سے ان قوانین کا منحوس سایہ ملک پر پڑا ہے اسی دن سے یہ ملک خدا کی دی ہوئی نعمتِ طمانیت سے محروم ہو چکا ہے اور اگر ناگوارِ خاطر نہ ہو تو بہ صد ادب و خیر خواہی یہ بھی گذارش کریں کہ اگر واقعی اس ملک کی حقیقی فلاح، سلامتی اور پائدار امن مطلوب ہے تو جلد از جلد عملی شکل میں کتاب و سنت کی فرمانروائی کی کوئی صورت پیدا کی جائے، اس بارہ میں ۲۲ سال سے ہمارے حکمرانوں کا جو طرز عمل رہا ہے اسی نے یہاں سوشلزم اور دیگر لادینی نظریات کے لئے میدان تیار کیا ہے، یہاں تک کہ محض کھوکھلے اسلام کے نعروں کو اب عوام ایک پُرفریب سنہری جال قرار دینے لگے ہیں ادھر اسطرح ہماری غفلت، ایفائے عہد سے گریز اور مومنانہ قوتِ فیصلہ کی کمی کی وجہ سے دین کی استخفاف کی ایک صورت پیدا ہوگئی ہے جس کا وبال ہم سب پر پڑے گا۔ اگر ہم سچے دل سے اسلام کو ایک دفعہ بھی یہاں قوتِ حاکمہ بن جانے کا موقع نہیں دیتے تو یاد رکھیں کہ ہماری مشکلات نہ تو انتخابات سے حل ہو سکتی ہیں اور نہ سوشلزم یا یورپ سے برامد کردہ لادینی جمہوری نظام سے صدر صاحب کو خداوند کریم نے گیارہ کروڑ مسلمان بندوں کی عنانِ اقتدار سونپ دی ہے، اب ان کی مرضی ہے کہ اس سنہری موقع کو غفلت کی نذر کریں یا اپنے آپ کو اس ارشاد کا مخاطب قرار دیں کہ — یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ ۔ اے یحییٰ اللہ کے دین اور اسکی کتاب کو مضبوطی سے تھام لے۔

ہمارا سرکاری نظام تعلیم اور جدید تعلیمیافتہ طبقہ دین اور اسلامی علوم سے کتنی تیزی سے دور ہوتا جا رہا ہے، اس کا کچھ اندازہ ذیل کے ایک جائزہ سے لگائیے جو ایک ثقہ اور فاضل شخص کا فراہم کیا ہوا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی نگاہ میں رکھئے کہ ہمارے فکری اور معاشرتی انتشار اور عدم استحکام کے ایک اہم بنیادی سبب نئے پود کی عصری تعلیم گاہوں میں مذہب اسلامی زبان عربی اور اسلامیات سے بے بہرہ ہونا ہے، اس وقت ساری ذمہ داری طبقاتی تفاوت اور معاشی عدم توازن پر ڈالی جا رہی ہے۔ مگر اس ساری بے چینی اور اضطراب کو فقط معدہ اور پیٹ کے پیمانے سے ناپنا اور ملک